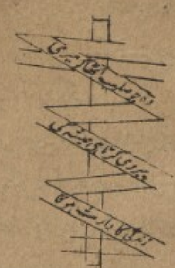


نور افشاں



قیمت سالیانہ بلا محصول عہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۵ - جلد ۱۱ لودیانہ یکم فروری ۱۸۸۳ء قیمت فی پرچہ دو پائی

گلدستہ اخبار

خیبر سے سابق حاکم جلال آباد کی شرر انگیز سازشوں کی خبریں آنے لگی ہیں = امیر کابل عنقریب حضور ویسرائے ہند کی ملاقات کے واسطے ہندوستان میں آنے والے ہیں = خدیو مصر نے فرانس اور انگلستان کے مشترکہ قبضہ پر سیاہی کی لکیر پھیر دی ہے = یورپ کی تار برقی روم کے بیچ میں شکست ہو گئی ہے = شہزادہ نپولین پر گورنمنٹ فرانس کی طرف سے مقدمہ برپا کیا گیا ہے = سلطان روم کے دماغ میں اسقدر خلل آگیا ہے کہ سلطنت کا کاروبار ان سے بالکل نہیں ہو سکتا ہے = احاطہ بمبئی میں ۲۲ ہزار ۳ سو لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں = فساد مصر کے پانسو مجرم کیبارگی رہا کئے گئے ہیں = الہ آباد گرلز سکول میں چار میں سے تین لڑکیوں نے درجہ اعلیٰ انٹرنس پاس کیا = دہلی میں ایک زراعتی عجائب خانہ قایم ہونیوالا ہے = نیوزیلینڈ میں سٹی داتو کی آمد پر نہایت خوشیاں ہو رہی ہیں = پشاور کی سرحد پر افریدی ہوگے لوٹ مار کر رہے ہیں = افغانستان میں امیر کا دہ رعب نہیں رہا جو شروع میں تھا = یورپ کی تمام طاقتوں کا قومی قرضہ ۴۲ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ تک پہونچ گیا ہے = رنگون میں ڈاکوؤں نے ایک انگریز کو قتل کر کے انکے پاس سے ایک ہزار روپیہ چھین لیا ہے = سوڈان میں مہدی کاذب نے مصری فوج کو بڑی بھاری شکست دی ہے = حضور قیصر ہند نے پارلیمنٹ میں ایک تقریر کے اندر بیان کیا ہے کہ سرکاری آمدنی امسال بہت گھٹ گئی ہے = امریکہ میں ایک ایسا درخت معلوم ہوا ہے کہ اسکی چھال اور جڑ و ریشہ سے کپڑے اور صابون دونوں طیار ہو سکتے ہیں = پنجاب کے تمام اضلاع میں ہفتہ حال میں خاطر خواہ بارش ہو گئی ہے = گورنمنٹ ہند نے جن وہابیوں کی نسبت رہائی کا حکم دیا ہے انکی تعداد صرف پانچ نفر کی ہے = کلکتہ میں حضور ویسرائے ہند نے انعام تقسیم کرتے وقت طالب علمان کو فرمایا کہ خاندانی لیاقت کا بھروسہ چھوڑ کر علمی لیاقت حاصل کرنا نہایت ضروری امر ہے = مصر کے تمام مفسدہ پردازوں میں سے صرف ۹۹ آدمی قید کئے گئے ہیں اور باقیوں کو بری کیا گیا ہے = امیر کابل کا ایک وکیل کچھ تحایف لیکر ایران کے شاہ کی خدمت میں گیا ہے = روسیوں کی سات ہزار فوج عشق آباد میں پہونچ گئی ہے = قوم شنواری کے فساد کے باعث ۱۲ روز سے خیبر کا راستہ بند ہے = امیر کابل نے تمام خیبریوں کا وظیفہ سالانہ بند کر دیا ہے اسپر خیبریوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہم امیر کی رعیت کو ستاتے رہینگے = خان لالپورہ نے فرقہ شنواری کے ۲۵ آدمیوں کو گرفتار کر کے کابل کو چالان کر دیا ہے = جلال آباد کے قلعہ پر شنواری قوم حملہ کرنیکا انتظام کر رہی ہے = علی مسجد کے قلعہ میں جلال آباد سے ایک دستہ فوج کا زاید پہونچ گیا ہے = عربی پاشا امید کرتا ہے کہ مجکو بہت جلد انگریز رہا کر دینگے = روسیوں نے ایک بڑا محکمہ تجارت کا کھولا ہے = سلطان روم کی گردن پر ایک سخت دنبل نکل آیا ہے = گورنمنٹ روس ترکمانوں میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی بندوقیں تقسیم کریگی = ایران میں بہت سے لڑکے سوداگروں کے ذریعہ سے فروخت ہو کر پہونچے ہیں = وزرا انگلستان میں تجارت کے متعلق ایک زاید وزیر مقرر کیا جاویگا = روم کی سلطنت کی سالانہ آمدنی ۹۴ کروڑ ۵ لاکھ روپیہ کی ہے = بمبئی میں چیچک کا بڑا زور ہے = کلکتہ میں ایک میم صاحبہ نے کسبیوں سے بد افعالی چھوڑانیکا بیڑہ اٹھایا ہے = برہما کا سفر وزیر شہزادہ ننگون چندر نگر میں ہے = سوڈان کی مہدی کا چرچا تو سوچا رہا تھا اب ترکستان میں ایک اور مہدی

نورافشاں

فرانس اور جرمنی

آجکل فرانس اور جرمنی کے تعلقات میں جو برہمی پیدا ہوئی ہو اسکا سبب غالباً صوبجات السس اور لورین ہیں جو ۱۸۷۱ء کے جنگ میں جرمنی نے فرانس کو دبا لئے تھے۔ یہہ صوبے رفتہ رفتہ بالطبع جرمنی ہوتے جاتے ہیں اور وہاں کے باشندوں کی طبایع میں بھی جرمنیوں کی محبت اور اُن کے حسن انتظام کی عقیدت راسخ ہوتی جاتی ہو۔ اکثر فرانسیسی وہاں سے فرانس چلے گئے اور انکی جگہہ جرمنی آباد ہوئے۔ بظاہر اس خاموشی انقلاب کا نتیجہ اچھا نہیں کیونکہ اگر یہہ دبی ہوئی آگ دفعتاً بھڑک اُٹھی تو یورپ کی امن میں بڑا ہی فرق پڑیگا گو جرمنی اب بھی غافل نہیں ہو مگر قیاس مقتضی ہو کہ وہ اس معاملہ میں اسوقت تک دم بخود رہیگا جبتک کہ اُس کو موقع ملے +

ان صوبوں کی ابتدائی ملکیت کی نسبت چاہے جو کچھ خیال ہو مگر یہہ بخوبی یاد رکھنا چاہئے کہ جب یہہ صوبے جرمن کے قبضۂ اقتدار میں آگئے تو پھر یہہ بہت دشوار ہوگا کہ فرانسیسی اُنکے استرداد میں کامیاب ہوں۔ پرنس بسمارک کی مصالحت آمیز کارروائی میں تو کوئی شک ہی نہیں مگر فرانس سے حال میں ماہی محاصل کی بابت جو تنازعہ پیش آیا تھا اُس میں جرمن ہی نے صلح کی درخواست کی مگر جب اخباروں میں یہہ خبر دیکھی جاتی ہو کہ جرمن اپنے فوجی سامانوں کے بڑھانے میں برابر آمادہ اور سرگرم ہو تو باسانی یہہ بات سمجھ میں آجاتی ہو کہ اسکو بھی اپنے سرحدی رقیبوں سے اطمینان نہیں ہو۔ اگرچہ ۱۸۷۹ء میں جرمنی اور اسٹریا کے باہم جو اتحاد قایم ہوا تھا اسکی پھر تجدید ہوئی ہو تاہم فرانسیسی تعلقات کی پیچیدگیاں مدبران جرمن کے دلوں میں ایک وہم کا لگا رہی ہیں کہ جس سے موجودہ انتظام کے قایم رہنے کی بہت کم اُمید ہو۔ فی الحال تو یورپ میں ایسے خوفناک عناصر موجود ہیں کہ جنکو شائقین صلح بڑے خوف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ذرا بھی نفس

کوئی چنگاری پڑگئی تو فوراً آگ بھی مشتعل ہو جائیگی +

بظاہر فرانس بھی کچھ غافل نہیں پایا جاتا کیونکہ آجتک جنگی سامانوں میں کئی کروڑ روپیہ صرف کر چکا ہو مگر یقینی امر یہہ ہو کہ گیارہ برس تک جو صلح خاموشی کی کارروائی ہوتی آئی ہو وہی اب بھی قایم رہیگی +

—— ہمارے حضور جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب دخیرہ نے شہر انبالہ میں انتظام آب رسانی کے لئے حکم دیا ہو کہ میونسپل کمیٹی کو ہدایت کی ہو کہ قرضہ بھی لیکر آب رسانی کا انتظام کیا جاوے +

صاحب ممدوح کی یہہ تجویز نہایت ہی عمدہ ہو کیونکہ انبالہ میں پانی کی نہایت ہی تکلیف اور دقت تھی اور ایام گرما میں تو اسقدر رعایا تنگ ہوئی تھی کہ بعض بعض غربا کو پانی بمشکل ہاتھ آتا تھا اب یقین ہو کہ اہل انبالہ کو پانی کی طرف سے آرام ہو جاویگا +

ہمارا ملک ہندوستان مثل انبالہ کے روح القدس کے چشمہ کا از حد محتاج ہو اس قلت کے باعث ہزارہا تکلیف اور مصلیت اہل ہند برداشت کرتے ہیں اور ہزارہا طرح کے روحانی بیماریوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوتے جاتے ہیں مگر نہ معلوم کہ کیوں اس حقیقی پیاس اور تشنگی کو لوگ معلوم نہیں کرتے۔ اور اس آبحیات کے چشمہ کی طرف رجوع نہیں لاتے جو خداوند نے اپنے بیحد فضل اور رحم سے اس چشمہ کو اس دنیا میں جاری فرمایا ہو اور اُسکا حکم ہو کہ جو چاہے مُفت اور بلا قیمت اس آبحیات کو لے مگر اکثر انسان اپنی خود تجویز کئے ہوئے اور خود تعمیر کئے ہوئے گندے چہبڑوں اور کنوؤں سے اپنی پیاس بجھانا چاہتے ہیں جسکا آخری نتیجہ یہہ ہو جاتا ہو کہ اُن گندے پانیوں کو پی پیکر اُنکی روح مردہ ہو جاتی ہو۔ کیا باشندگان انبالہ سخت بیوقوف نہ ہونگے کہ اُس پاکیزہ اور صاف پانی کو جسکی تجویز حضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے کی ہو چھوڑ کر گندہ ہلا پانی پیا کریں مگر نہایت ہی اجہل وہ شخص ہو کہ آبحیات کے چشمہ کو اپنے پاس جاری دیکھے

اور موہنہ موڑ کر خراب پانی کی طرف جاوے اور اُس سے اپنی پیاس بجھانا چاہئے +

—— خبر ہو کہ راجپوتانہ میں ایک عورت ستی ہو کر مرگئی اور اُسکے وارثوں کو جو اس حرکت کے مانع نہ ہوئے تھے دس دس برس کی قید کا حکم سُنایا گیا +

کمال افسوس ہو کہ اہل ہنود جیوہتیا کی ممانعت میں تو اسقدر دم مارتے ہیں اور ستی ہونیکی رسم کے خود ممد و معاون ہیں۔ صاف ظاہر ہو کہ اُنکے قول و فعل میں بالکل مطابقت نہیں یا یوں کہیں کہ ایک ہاتھ سے ایک عمارت بناتے ہیں اور دوسرے سے گراتے ہیں۔ اور ننھے ننھے بچوں کی طرح بیوقوفی ظاہر کرتے ہیں +

—— امیر کابل کی فوج شکست کھا کر جلال آباد کو نہیں گئی جب کہ پہلے بیان کیا گیا بلکہ قایم رہی ہو۔ علاقہ شمالی کے معاملات کی پوری پوری کیفیت دریافت کرنا فی الحال ایک امر متعذر ہو لیکن اسمیں شک نہیں کہ ایک بھاری جنگ وقوع میں آئے۔ سُنا ہو کہ سید محمود پھر باجوڑ کو بھاگ گیا ہو اور امیر نے وہاں کے خوانین کو لکھا ہو کہ اُسکو اپنے علاقہ سے نکالدیں +

—— مشہد سے جو خبر آئی ہو اُس سے معلوم ہوا کہ ہرات میں امن وامان ہو۔ محمد سرور خان یہاں کا حاکم تھا مگر تھوڑا عرصہ گذرا ہو کہ یہہ خبر آئی تھی کہ قدوس خان کو معزول کرکے امیر صاحب نے اپنے بیٹے کو وہاں کا گورنر مقرر کیا اور اب جو دوسری خبر وہاں سے آئی ہو اُسکی یہہ کیفیت ہو کہ امیر صاحب کے بیٹے کی عدم موجودگی میں سرور خان ہرات پر حکمران ہو غالباً یہہ شخص سرور خان امیر شیر علی کا برادر زادہ ہوگا جو امیر عبدالرحمان کے بڑے دوستوں میں سے ہو اور نیز معلوم ہوا ہو کہ جو میمنہ کے گورنر نے امیر صاحب کی متابعت کا بیڑا اُٹھا کر کابل کو تحائف بھیجے ہیں اُسلئے تمام شر فرو ہو گیا ہو۔ یہہ جو خبر آئی ہو کہ ستمبر گذشتہ میں دلاور خان گورنر میمنہ علیٰ خان افغانی ترکستان کے گورنر کی مقاومت کرکے روسی اور مرو کے ترکمانوں سے

مراسلات

آدم کا گناہ اور اسکے نتایج

بقیہ - گناہ کیا ہے؟

التماس - سلسلہ قایم کرنیکے لئے نور افشاں مطبوعہ جنوری ۱۹۰۳ء دیکھو +

(۳) خیال دویم کے قریب قریب پر اُس سے مطلب اور مقصد میں کہیں دور ایک اور خیال یہہ ہے کہ گناہ دنیا میں لازمی ہے ہماری دنیا سب سے اچھی دنیا ہے جو کہ خدا خلق کر سکتا تھا اور چونکہ گناہ اِس دنیا میں پایا جاتا ہے تو طوعاً و کرہاً ہمکو ماننا چاہئے کہ گناہ ایسا ضروری ہے کہ اُسکے بغیر گذارہ ہو ہی نہیں سکتا - دنیا میں جتنے اثباتی اسباب ہیں اُنکا نام نیکی ہے - پس گناہ جو کہ نیکی کی نفی کا نام ہے حقیقت میں کوئی اثباتی سبب نہیں پر محدود مخلوق کی کمزوری یا نا قادر مطلق طاقت کا نتیجہ ہے - جبتک مخلوق خالق کا رتبہ یا محدود ہونے سے غیر محدودی کا درجہ (جو کہ ناممکن ہے) حاصل نکرے تب تک گناہ ضرور رہیگا +

اِسپر ہم کئی ایک اعتراض سے طرح دیکے ایک دو باتیں کہتے ہیں کہ اوّل تو یہہ خدا کو گناہ کا بانی بناکر نیوالا اقرار دیتا ہے کیونکہ خدا جسنے دنیا کو اور پھر محدود مخلوقات کو محدود خلق کیا تو خواہ نخواہ گناہ کی ہستی کا بانی بھی ہوا - پھر اخلاقی اور جسمی بدی کا فرق بھی اسی مسئلہ سے دور چلا ہے - گناہ ضرور ہے اور اُسکا علاقہ اتنا ہمارے اخلاق سے نہیں جتنا کہ ہمارے محدود وجود سے - پس گناہ بجائے اِسکے کہ نفرت کے لایق خیال کیا جاوے حقیقت میں رحم کے لایق ہے - انسان کیا کرے خواہ کتنا ہی زور مارے گر گناہ نکرے تو بھی گناہ اُس سے ہوتا ہی رہیگا کیونکہ خدا نے اُسے ایسی ہی سرشت اور ایسا ہی وجود دیا ہے جسکے ساتھ گناہ کا ہونا بھی لازمی ہے - اگر قصور ہے تو خدا کا - بیچارے گنہگار کا کیا؟ - پھر گناہ ابدی بھی ہے کیونکہ مخلوق کبھی غیر محدود نہیں ہو سکتا - اور جبتک حدود اُٹھ نہ جاویں گناہ ضرور رہیگا - خدا جو چاہے سو کرلے گناہ کبھی دور نہیں ہو سکتا +

مندرجہ بالا خیالات ہمکو اِسبات پر مجبور کرتے ہیں کہ یہہ مسئلہ بھی خواہ انسان کی عقل گم گشتہ کے کتنا ہی مطابق کیوں نہو ہم اُسکو بھی سلام کریں +

(۴) ایک اور خیال جو کہ ظاہراً عمدہ پر حقیقت میں ضمیر اور اخلاقی قوائی کے خلاف ہے یہہ ہے کہ تمام دنیا میں ہر ایک بات کا جواب ہونا ضرور ہے - روشنی کے لئے اندھیرا ضروری ہے یا یوں کہیں کہ اگر اندھیرا جو کہ روشنی کی ضد ہے نیست کر دیا جاوے تو روشنی کی نہ تو قدر ہوگی نہ اُسکا وجود ہی خیال کیا جا سکیگا - اجرام فلکی اور اجرام سماوی میں بھی یہی قاعدہ ہے اُنکا تمام انتظام دو چند کشش سے ہوتا ہے ایک تو وہ جو کہ اُنکو مرکز کی طرف کھینچتی ہے (سینٹری پیٹل) اور دوسرے جو کہ مرکز سے دور کھینچتی ہے (سنٹری فیوگل) - روشنی بجلی اور مقناطیس میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے - طاقت کے لئے روکاوٹ ضروری ہے ورنہ طاقت کس پر خرچ ہوتی - تھکاوٹ نہ ہوتی تو آرام بھی نہ ہوتا مارت نہ ہوتی تو زندگی بھی خیال میں نہ آسکتی - ویسا ہی اگر بدی نہوتی تو نیکی بھی نہ ہو سکتی - اگر تمام دنیاوی اشیا سے اُنکی ضدیں دور کردیں تو کسی شی کا قیام ہی ممکن نہیں اور بفرض محال اگر امکان مان بھی لیں تو دنیا ایک ٹھہرا ہوا پانی کا حوض ہے اور بس +

یہہ مسئلہ ویدانت مسئلہ سے لگتا ہوا معلوم ہوتا ہے - اور ہمارا خاص اعتراض اِسپر یہہ ہے کہ یہہ بدی کی نفرت ہی کو انسان کے دل سے دور کر دیتا ہے - اور یوں گناہ کو ایک ایسا امر بتاتا ہے جو کہ نہ تو ضمیر یا قلبی روشنی سے ملامت اور نہ خدا سے سزا پانے کا مستحق ہے - پس اِسکو بھی سلام ہے +

(۵) اب ہم سرسری طور پر اپنے ملک کے ویدانت والوں کے خیالات کو پیش کرتے ہیں - اور وہ یہہ ہیں +

(۱) خدا ایک محض ہستی ہے جسمیں کوئی صفت نہیں - نہ وہ شخص ہے نہ اُسمیں صفات شخصی ہیں پر اگر اُسکی ذات کی کوئی صفت ہے تو یہہ ہے کہ قادر مطلق ہے +

(۲) جو کچھ دنیا میں موجود ہے اور جو کچھ کہ وقوع میں آتا ہے اُسی قدرت مطلق کا نتیجہ ہے - دنیا بھر میں کوئی اور شخص بلحاظ ذات طاقت نہیں رکھتا کہ کسی بھی کام کرنے کی قدرت ہے +

(۳) اسی قدرت مطلق نے دنیا کو بنایا - خواہ دنیا کے کچھ معنی کیوں نہوں کیونکہ بعضے تو اُسکے حقیقی وجود کے قایل ہی نہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ جو کچھ کہ ہمکو نظر آتا ہے محض خواب ہے جو کہ پرمیشور کی آگیا تا یا نا علمی کا پھل ہے اور بعضے کہ یہہ دنیا ایک وجود ہے جسکی جان خدا ہے + دنیا محدود اور خدا غیر محدود ہے +

(۴) انسان میں دو تعلقات ہیں - ایک وہ جو کہ غیر محدود سے رکھتا ہے دوسرا محدود سے - پس انسان میں دو علم بھی ہیں اوّل کہ میں دنیا میں ہوں اور دویم کہ میں خدا ہوں - علم اوّل تو باقی ہے اور علم ثانی اُسنے بیوقوفی سے کھو دیا ہے +

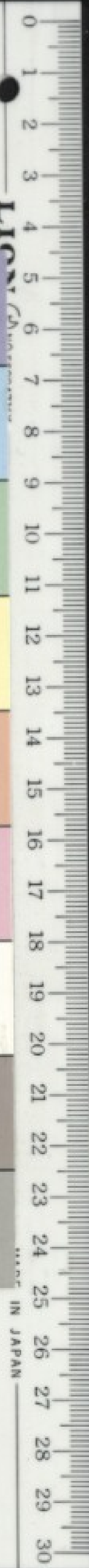
(۵) انسان کا خاص کام یہی ہے کہ اِس دوئی کے خیال کو جو کہ خدا میں اور اُسمیں آگیا ہے دور کر دے - یہانتک کہ آخرکار یہہ کہہ سکے کہ میں خدا ہوں +

(۶) تمام مذہب اور مذہبی دستورات کا یہی خاص کام ہے کہ اِس جدائی کو دور کرکے خدا اور آدمی کو ایک کر دے +

(۷) گناہ صرف وہی آگیا تا یا نادانی ہے جس سے یہہ خیال انسان کے ذہن نشین ہو گیا ہے کہ خدا اور میں دو ہیں - کوئی شخصی کام گناہ نہیں +

(۸) مکت یا نجات اِس دوئی کی دوری کا نام ہے +

ہم یہہ کہتے ہیں کہ مسئلہ ویدانت کے بموجب حقیقت میں نہ تو گناہ ہے نہ خدا گناہ سے خفا ہے - کیونکہ گناہ حکم عدولی ہے - اور جب حاکم ہی نہیں تو



علم کسکا ہوگا۔ پس جو جا ہیں سو کریں گناہ نہیں۔ اور پھر جبکہ ہم اور خدا ایک ہیں تو خدا ہی سب کچھ کرنیوالا ہی خدا سے جو کچھ صادر ہو انسان مجاز نہیں کہ اُسے بد کہے۔ پھر گناہ ضروری بھی ہی کیونکہ ذاتی علم کے لئے دوسرے کا علم ضروری ہی اور یہہ بھی ضرور ہی کہ ان ہر دو علوم میں جھگڑا ہو۔ پس جب دنیاوی یا دوسرے کا علم ہماری خودوانی پر غالب آجاتا ہی اور ضرور ہی کہ آوے تو گناہ لازمی ہی اور دنیا میں کوئی ایسی بات نہیں جس کے واسطے ہمکو سزا مل سکے۔ ہم مجبور ہیں۔ جو کچھ ہوتا ہی وہ خدا سے ہی ہوتا ہی اور اُسکی سزا ہونی نہیں چاہئے۔ ہم جسکو گناہ اور بُرا کہتے ہیں وہ خدا کے نزدیک بُرا نہیں بلکہ ہمارے خیالات میں ہی بُرا ہی۔ جیساکہ سُکھ دُکھ کوئی شی نہیں پر صرف ہمارے حالات کا نام ہی ویسا ہی نیکی بدی بھی کوئی چیز نہیں صرف ہمارے ہی خیالات کا نتیجہ ہی +

یہہ مسئلہ بھی انسانی عقل کے اتنا خلاف ہی کہ استعمال میں بہت کم آتا ہی ہماری عقلیں اسکے بالکل خلاف ہیں ہماری ضمیریں اسکے خلاف شہادت دیتی ہیں پس ہم اسکو بھی سلام کرتے ہیں +

(٦) ایک اور عجیب خیال یہہ ہی کہ گناہ کا مرکز ہمارے قوائے جسمانی ہیں۔ ہمارے وجود روح اور جسم سے بنے ہوئے ہیں جو کہ دو جدا طرح کے عناصر ہیں۔ جسم کے سبب وہ ظاہری دنیا سے علاقہ رکھتا ہی اور روح کے سبب روحانی اور باطنی دنیا سے۔ اسلئے انسان کی دو قسم کی خواہش اور آرزو ہیں جسم تو اسی دنیا کی چیزوں میں سیری حاصل کرتا ہی پر روح کی تمنا روحانی چیزوں سے ہی پوری ہو سکتی ہی پس چاہئے تھا کہ جسم کی خواہشیں روح کے ماتحت ہوں لیکن حقیقت اسکے برعکس ہی کہ جسم اور جسمانی آرزوئیں روح اور روحانی خواہشوں پر غالب آتی ہیں۔ یہی گناہ ہی اور یہی گناہ کی جڑ اور منبع ہی۔ اس اصول کے لوگ یہہ جانتے ہیں کہ انسان بذات خود ایسا بنایا گیا تھا کہ اُسکی روح اسکے جسم پر غالب تھی۔ (یہی نیکی ہی) آخر کار جسم روح پر غالب ہو گیا۔ اس خیال کے لوگ اکثر بدن کو دُکھ دیا کرتے ہیں بعضے سالہا سال ایک ٹانگ کے بل کھڑے رہتے ہیں بعضے کُرتے لٹک جاتے ہیں بعضے ننگے رہتے ہیں اور طرح طرح کی اور جسمانی تکالیف اپنے اوپر لیتے ہیں تاکہ جسم روح کے ماتحت ہو جائے +

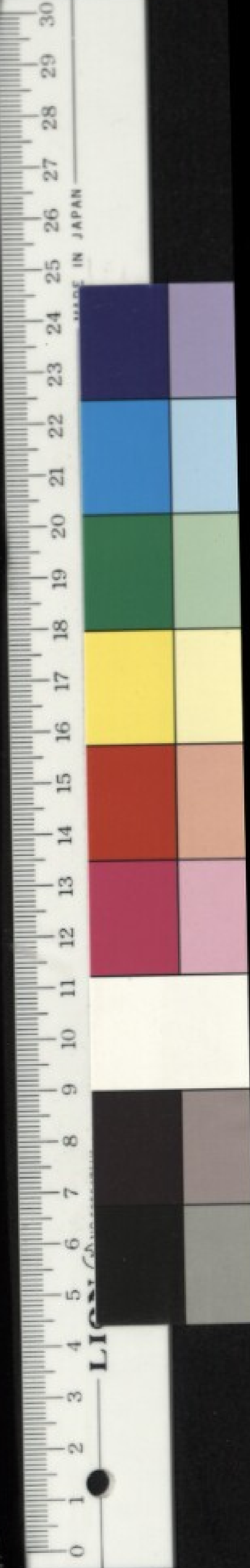
ہمارا خاص اعتراض اس مسئلہ پر یہہ ہی کہ بسا اوقات گناہ ہمارے جسم سے نہیں بلکہ ہماری روح سے تعلق رکھتا ہی۔ چنانچہ غرور غصہ۔ حسد۔ لالچ یہہ سب کے سب فراج سے جو کہ روح کی ایک خاصیت کا نام ہی نہ کہ بدن سے علاقہ رکھتے ہیں علاوہ ازیں اس مسئلہ کے بموجب کامل نیکی یہہ ہوگی کہ ہر انسان اپنے آپکو اتنا کمزور کر دے کہ مر جاوے اور اگر خودکشی کر دے تو اور بھی اچھا ہی۔ نہیں نہیں اگر کسی اور کو قتل بھی کر دے تو یہہ بھی نیکی ہی کیونکہ دوسرے کو بدن کی قید سے آزادی دیتا ہی۔ پھر یہہ مسئلہ کفران نعمت کا باعث ہوتا ہی کیونکہ خدا نے جو نعمتیں ہمکو ہمارے استعمال کی خاطر عطا کیں اُنکو دور کر کے سب سے دست کشی کرنا سکھاتا ہی پس ہم اسکو بھی سلام کرتے ہیں + راقم فقیر محمد حنیف

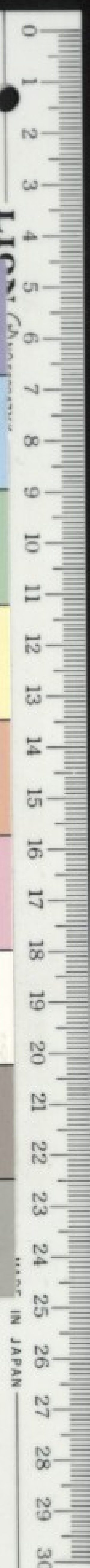
دہلی اور حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

سرکاری خبریں

حال میں جب بہ تقریب دورہ جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ بمقام دہلی رونق افروز ہوئے۔ تو بعض اراکان میونسپل کمیٹی شہر دہلی کمیٹی مذکور کی جانب سے انتظام آبرسانی کے بارہ میں معروضات گذارش کرنے کے لئے نواب محتشم الیہ بہادر کے روبرو پیش ہوئے۔ اور اُنہوں نے نواب معظم الیہ بہادر کی خدمت میں گذارش کیا کہ انتظام آبرسانی کیواسطے جو قرضہ اُٹھایا جاوے اُسکے ادا کرنے کے لئے میونسپل کمیٹی بعض ذرائع آمدنی کی کفالت دیسکتی ہی اور اس امر کی بابت خواہاں ہی کہ گورنمنٹ اس تجویز کو جہانتک جلدی ہو سکے منظور فرما دے۔ اسکے جواب میں جناب نواب محتشم الیہ بہادر نے فرمایا کہ بموجب اُن قواعد کے جنکے رو سے کمیٹی ہائے میونسپل وغیرہ کو گورنمنٹ سے قرضہ دیا جاتا ہی یہہ امر ضروری ہی کہ ایک کیفیت پیش ہو جس سے ماسوائے دیگر مراتب کے یہہ ظاہر ہو کہ کون کون سی ذرائع آمدنی قرض کے ادا کرنے میں لگائی جاوینگی اور نیز یہہ کہ جب اُسکے ادائے کا پورا انتظام ہو چکے تو ٹیکس کسطرح سے لگایا جاویگا۔ ایسی کیفیت میں پورا پورا حال کار زیر تجویز اور اُسکے خرچ کا بھی مندرج ہونا چاہئے۔ نواب معظم الیہ بہادر نے یہہ بھی فرمایا کہ تجویز آبرسانی شہر دہلی کی بابت ابھی تک ان امور میں سے بعض امور کی رپوٹ نہیں آئی اور اُنہیں رپوٹ مذکور کا انتظام رہے جسکے پہونچنے پر تجویز مذکور کی منظوری کے لئے گورنمنٹ عالیہ ہند کیجد میں سفارش کیجاویگی اور نیز یہہ کہ جو توقف اس معاملہ میں ہوا ہی اُسکا باعث یہی معلوم ہوتا ہی کہ اس رپوٹ کے اُنکی خدمتمیں بھیجے جانیکے بارہ میں کچھ شبہ تھا۔ اور اُمید ہی کہ رپوٹ مذکور اب بہت جلد مرتب ہو کر پیش ہوگی اور میونسپل کمیٹی کو اس امر کا یقین دلایا جاتا ہی کہ جب رپوٹ مذکور حسب ضابطہ پہونچ جاویگی تو اُسپر فوراً غور کیا جاویگا +

اسکے بعد نواب معظم الیہ بہادر کی خدمتمیں مہتمان ہوٹل ہائے واقعہ شہر دہلی پیش ہوئے اور اُنہوں نے گذارش کی کہ دہلی کے ڈاک بنگلہ کا کارخانہ دہلی جیسی جگہ کی ضرورت سے بہت بڑھکر ہی۔ نیز یہہ کہ بسبب بعض فوائد جو خانساماں ڈاک بنگلہ کو حاصل ہیں مثلاً کرایہ مکان سے بری ہونا اور نیز کرسی وغیرہ اسباب آرایش کا بلا کرایہ مہیا ہونا۔ وہ مہتمان ہوٹلوں کی نسبت اپنا کاروبار بہت زیادہ فایدہ سے کرسکتا ہی اور عرض کی کہ اُنہیں کسی طرح سے مدد دیجاوے تاکہ وہ بمقابلہ ڈاک بنگلہ اپنا کاروبار چلا سکیں۔ جناب نواب محتشم الیہ بہادر نے جواب میں فرمایا کہ یہہ امر قابل تسلیم ہی کہ دہلی جیسے شہر میں جہاں لوگوں کے ہوٹل ضروریات مہیا کرنے کے لئے موجود ہیں ایک بڑے ڈاک بنگلہ کا قایم رکھنا جسمیں کثیر فوائد گورنمنٹ کی جانب سے حاصل ہوں





ضروری نہیں ہے اور گورنمنٹ کے اصول کے برخلاف ہے اور یہہ کہ کسی نہ کسی طور پر یعنی یا تو خانساماں سے مناسب مقدار کرایہ مکان و اسباب کے لئے جانیسے یا کسی اور طرح سے مہتمان ہوٹلوں کو مدد دیجاویگی اور نیز یہہ فرمایا کہ حکام ضلع سے اس بارہ میں کیفیت طلب کیجاویگی اور کیفیت مذکورہ کے موصول ہونے پر نواب مختشم الیہ بہادر اور اُن کی درخواست پر غور مزید فرماوینگے +

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمتمیں بعض ممبران مجلس علمیہ دہلی بھی مجلس مذکورہ کی طرف سے پیش ہوئے اور اُنہوں نے ایک عرضداشت انگریزی میں گذرانی جسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے - اور اُس تقریر کا ترجمہ بھی درج کیا جاتا ہے - جو جناب نواب مختشم الیہ بہادر نے اُس عرضداشت کے جواب میں فرمائے +

عرضداشت - سوسائٹی نہایت ادب اور عاجزی سے اُس مسرت اور شکرگذاری کے اظہار کی اجازت چاہتی ہے جو حضور کی تشریف آوری سے اُسکے دل میں پیدا ہوئی ہے - صوبہ پنجاب کی حکومت پر اگرچہ کچھ بہت زمانہ نہیں گذرا باوجود اسکے آپکی گورنمنٹ نے اس تھوڑے سے عرصہ میں جو جو تدبیریں رعایا کی بہبودی اور ترقی کے باب میں کی ہیں وہ حقیقت میں ہمارے دلونکو بزور آپکی شکرگذاری اور احسانمندی کی طرف کھینچتی ہیں - سوسائٹی حضور کے اِس گراں بہا احسان کو ہمیشہ یاد رکھیگی کہ آپ نے صیغہ تعلیم کی جانب جو فی الحقیقت ہماری اصلی ترقیات کی بنیاد ہے خاص توجہ مبذول فرمائی ہے - سررشتہ تعلیم کی آخیر رپوٹ پر جو حضور نے ریویو تحریر فرمایا ہے اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپکو ترقی تعلیم کا کسقدر خیال ہے -

ہمارے لئے نہایت شکرگذاری کا مقام ہے کہ حضور نے ڈایرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کی سفارش پر یہہ منظور فرمالیا ہے کہ دہلی جیسے مدرسہ میں فرسٹ آرٹس تک تعلیم دیجاوے - حضور کی ذات سے ہمکو توقع یہ ہے کہ جو آرزو ہمارے دل میں مدت سے چلی آتی ہے اور جسکے لئے بارہا ہمنے جانفشانی سے کوشش کی ہے یعنے دہلی کالج کا قایم ہونا - وہ حضور جیسے علم دوست کے عہد میں ضرور پوری ہو جائیگی اور اسباب میں جو مدد ہمسے ممکن ہے ہم اُس کے لئے حاضر ہیں - پنجاب یونیورسٹی کو جو حضور کی کوشش سے کامل اختیارات عطا ہوئے ہیں یہہ امر اِس بات کا کافی ثبوت ہے کہ آپکو دل سے ہماری بہبودی اور فلاح مدنظر ہے - جس رزولیوشن میں سول کی بعض معزز خدمات کے لئے حضور نے مقابلہ کا امتحان مقرر کیا ہے اور دیگر خدمات کے لئے قواعد مقرر کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ نہ صرف پنجاب کی علم ترقی تعلیم کا باعث ہوگا بلکہ اُمید ہے کہ اس سے اِس ملک کے معزز خاندانوں میں بھی اولاد کی تعلیم و تربیت کا شوق پیدا ہوگا - اسیطرح ہندوستانی انجنیروں کے ولایت بھیجے جانیکی تجویز جسپر حضور نے گورنمنٹ عالیہ ہند کی توجہ مائل فرمائی ہے ایسی تجویز ہے جس سے ملک کو بہت کچھ فائدہ پہونچنے کی امید ہے - سلف گورنمنٹ کے باب میں جو حضور نے گورنمنٹ ہند کے ساتھ اتفاق رائے کرنے میں تمام لوکل گورنمنٹوں سے سبقت کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ رعایا کی آزادی ترقی اور حکومت میں شریک کرنیکا آپکی گورنمنٹ کو اُسیقدر خیال ہے جسقدر کہ گورنمنٹ ہند کو ہے - ہمکو اُمید ہے کہ جسطرح حضور نے مذکورہ طریقوں سے پنجاب کے تعلیم یافتہ گروہ کی تائید فرمائی ہے اسیطرح تمام سرکاری محکمجات مثل بندوبست مال جنگلات نمک ڈاک پولیس تعلیم وغیرہ کی معزز خدمات پر اُنکی پرورش کیجاوے اور ایسی ترغیبوں سے پنجاب کی تعلیم کو ترقی دیجاوے اور دیگر سرکاری اعزاز جو ابتک خاص گروہوں کو ملتی رہی ہیں جیسے آنریری مجسٹریٹی وغیرہ ایسے بھی تعلیم یافتہ جماعت کو بشرط استحقاق عزت فرمایا جاوے - تعلیم پولیس اور مال ایسے محکمے ہیں کہ جہاں ہندوستانی تربیت یافتہ بہت کچھ لیاقت ظاہر کر سکتے ہیں - حضور پر روشن ہے کہ سر ملک پنجاب کے بہت سے حصہ کی معاش کا مدار محض کاشتکاری اور زراعت پر ہے اور جبکہ ہندوستان کے اور حصوں میں مدت سے ترقی زراعت کی تدبیریں ہو رہی ہیں تو ظاہر ہے کہ اگر یہہ ملک بدستور پستی کی حالت میں رہا تو اسکو ترقی یافتہ صوبوں کے مقابلہ میں نہایت سخت نقصان پہونچیگا - اسلئے سوسائٹی ادب اور عاجزی سے التماس کرتی ہے کہ اگر کاہنپور کیطرح ایگریکلچرل فارم مقرر ہو جاوے اور بنگال کی طرح سے پنجاب سے بھی لایق اور قابل اشخاص فن زراعت کی تعلیم کے لئے اس غرض سے ولایت بھیجے جاویں کہ وہ وہانسے آکر کاشتکاری کے آسان طریقے ہموطنوں کو سکھائیں تو یہہ تمام خوف اور اندیشہ رفع ہو جائے +

ترجمہ تقریر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر - بحیثیت لفٹنٹ گورنری میرے اِس مشہور شہر میں پہلی دفعہ آنے پر جو دلی خوشی آپنے ظاہر کی ہے اُسکی نسبت میں نہایت صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - جو مختلف امور قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب میں اُنمیں سے آپ نے تعلیم کو نہایت مناسب طور پر درجہ اول پر رکھا ہے - اگرچہ ۱۸۵۶ء سے یعنی جب سے محکمہ تعلیم قایم ہوا صوبہ پنجاب میں تعلیم ابتدائی و وسطی و اعلی میں بہت ترقی ہوئی ہے تاہم یہہ امر تسلیم کرنا چاہئے کہ تا حال ہم نے ایک وسیع کھیت میں سے فقط ایک کنارہ ہی کی قلبہ رانی کی ہے - کار تعلیم جو ہماری مدنظر ہے اُسوقت تک پورے طور پر تکمیل کو نہیں پہنچیگا جبتک کہ سرکاری یا امدادی ابتدائی مدارس کی کثرت اسقدر نہ ہوگی کہ اِس صوبہ کے ہر ایک گانوسے طالب علم اُنمیں آسانی سے رسائی پا سکیں اور جبتک کہ خصوصاً عوام الناس کی کوشش سے ایک کافی تعداد ایسے مدارس وسطی اور کالجوں یعنی اعلے مدارس کی قایم نہو جو ایک طرفسے تو مدارس ابتدائی سے متعلق ہوں اور دوسری جانب سے یونیورسٹی سے - اور نیز جبتک کہ وہ تمام مصنوعی مشکلات جو غریب لوگونمیں سے اُن اشخاص کو جنمیں قدرتی لیاقت موجود ہے یونیورسٹی کے اعلی درجہ کے خطاب اور اعزاز اُنکو حاصل کرنے سے روکتے ہیں دور نہوں - شہر دہلی کیواسطے اعلی درجہ کی تعلیم کی خاص ضروریات کی بابت یہہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ مدارس کیمبرج مشن میں تعلیم اعلی کا انتظام بذریعہ گرینٹ ان ایڈ سسٹم کے ہے یعنی حسب قواعد گورنمنٹ کچھ رقم فقط طلباء کو دیتی ہے - اگر دہلی کالج کو از سر نو قایم کرنیکا منشا ہو تو اِس امر کو خود باشندگان

وہاں ہی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ مجھے دہلی کالج کے ٹوٹ جانیکا بڑا افسوس ہے مگر بہہ اب بطور سرکاری کالج کے ازسرنو قایم نہیں ہو سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ کچھ عرصہ ہوا ہے کہ کالج کے ازسرنو قایم کرنے کے لئے بذریعہ چندہ کے سرمایہ جمع کرنیکی کوشش کی گئی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس کوشش کا انجام بقدر عارضی تھا اور رقم چندہ جسکے دینے کا لوگوں نے وعدہ کیا تھا اس رقم سے بہت کم تھی جسکی ضرورت تھی۔ اگر باشندگان دہلی حقیقت میں کالج کو ازسرنو قایم کرنا چاہتے ہیں تو اس متمول اور بڑے شہر میں اس کام کے لیے سرمایہ جمع کرنے میں کچھ مشکل نہیں ہونی چاہئے۔ جہانتک میں وعدہ کر سکتا ہوں وہ یہہ ہے کہ اگر لوگ مستعد طور پر رقم ضروری جمع کر کے یہہ ثابت کر دیں کہ وہ حقیقت میں کالج قایم کرنا چاہتے ہیں تو لوکل گورنمنٹ کی جانب سے فیاضانہ گرینٹ ان ایڈ یعنے رقم امدادی عطا ہونے میں توقف نہیں ہوگا۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ ابھی تک میں ملازمت سرکاری میں سے صرف انہیں عہدوں کے تقرر کا انتظام بذریعہ کامیابی امتحان کسیقدر اسامیوں کے پر کرنیکا کر سکا ہوں جنکا عطا کرنا خاص میرے اختیار میں ہے یعنی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری۔ مگر مجھے ایک رپورٹ کا انتظار ہے جو کہ چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ میں نے چیف کورٹ اور صاحب فنانشل کمشنر بہادر سے طلب کی تھی جس سے یہہ واضح ہو کہ تقرری بذریعہ امتحان کا طریقہ ماتحت عہدہ ہا جوڈیشل و مال میں کہانتک اختیار کیا جا سکتا ہے۔ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس و صاحب ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم کو بھی میں بھی تحریر ہوا ہے کہ صاحبان موصوف اپنے اپنے صیغوں کے لئے بھی ویسے ہی قواعد مرتب کریں جیسے کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے لئے تجویز ہو چکے ہیں اور جہانتک بروئے حالات معاملات ممکن ہوگا میں اس طریقہ تقرر بذریعہ امتحان کو وسعت دینے کا کوئی معقول موقعہ ہاتھ سے نہیں دونگا میں بہت خوش ہوں کہ گورنمنٹ حضرت علیا ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے یہہ بات منظور فرمائی ہے کہ ایک محدود تعداد دیسی انجینیروں کی تکمیل تعلیم کیواسطے انگلنڈ کو بھیجی جایا کرے۔ اس

نوار نخجی شہر میں بہت سی عالیشان یادگاریں قدیمی فن تعمیر اس ملک کی ہیں جنمیں سے بعض پر عظمت و نفاست و خوش وضعی اور صنعت و پختگی عمارت میں یورپ کی عمدہ سے عمدہ عمارات فوق نہیں لیجاتیں۔ جس ملک کے لوگوں کے اباواجداد ایسی شاندار یادگاریں انکے لئے بطور وصیت چھوڑ گئے ہیں انمیں بلحاظ فطرت کے استعداد فنون انجنیری کی کمی نہیں ہو سکتی میں خیال کرتا ہوں کہ اس استعداد کو اس سے بیشتر کام نہ لانے سے ہمنے ایک بڑا بھاری قومی نقصان اُٹھایا ہے۔ اگر ہم اس استعداد سے کام لیتے تو ممکن ہے کہ ہم وہ سخت بدصورتیاں نہ دیکھتے جو اس ملک میں کسی کسی جگہہ طرز عمارات سرکاری و عمارات مفید عام میں پائی جاتی ہیں۔ مجھے یہہ بھی یقین ہے کہ جو تجویز دیسی انجنیروں کو انگلستان بھیجنے کی ابھی اختیار کی گئی ہے اسکا نتیجہ بعد مناسب وقت کے یہہ ہوگا کہ گورنمنٹ کی ملازمت سے باہر ایک دیسی جماعت انجنیروں کی پیدا ہو جائیگی جو کہ انجنیری کو ایک آزاد پیشہ تصور کریگی جس سے گورنمنٹ نہ صرف بڑے حصہ ہائے ان عظیم علاقہ ہا ادوائی کریگی کے باعث اخراجات صیغہ تعمیرات سرکاری میں بڑی زیادتی ہوتی ہے علیحدہ کریگی بلکہ ان بہت سی کمیٹیوں اور لوکل بورڈوں کے لئے بھی جو اب قایم ہونیوالی ہیں انجنیر مہیا ہو سکینگے اور پیشوں اور نوکریوں کی تعداد میں فن انجنیری کی ترقی سے ایک بھاری اضافہ ہوگا جسکا قایم ہونا اس زراعتی ملک کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو تجویز آپ نے کارخانہ زراعتی اور تقرر وظایف زراعت زراعتی کی نسبت پیش کی ہے اُسکی نسبت فی الحال بہت کچھ کہنا قبل الوقت ہوگا کیونکہ محکمہ زراعت ملک پنجاب کا ابھی تک گویا ساختہ حالت میں ہے اور میں اُن تجاویز کی نسبت جو چند ماہ کا عرصہ ہوا گورنمنٹ عالیہ ہند کیخدمت میں ارسال ہوئی تھیں گورنمنٹ موصوف کے احکام کا منتظر ہوں۔ جو تجاویز آپ پیش کرتے ہیں میری رائے میں انکے عملدرآمد کا مدار اسبات پر ہے کہ پہلے صیغہ زراعت مناسب بنیاد پر قایم ہو جاوے اور زراعت کے حالات احتیاط سے قلمبند ہو جاویں اور گوشوارہ ہا متعلقہ زراعت احتیاط سے مرتب ہو جاویں۔ مگر بہر حال میں اُن تجاویز کے اہم ہونے کو بخوبی تسلیم کرتا ہوں +

اب فقط اتنا باقی ہے کہ میں آپکے اس اظہار خوشی کی نسبت جو آپنے میرے اس جگہہ پہونچنے پر کیا ہے شکریہ ادا کروں اور اُس مسرت کو ظاہر کروں جو آپ کی عرضداشت کے پیش ہونے سے مجھے حاصل ہوئی ہے فقط ۲۲ جنوری ۱۸۸۳ء مقام لاہور۔

لالہ بھوانیداس صاحب ایم۔ اے جو اُن دو اُمیدواران عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری میں سے ہیں جنہوں نے حال میں امتحان عہدہ مذکور میں کامیابی حاصل کی تا بمقام امرتسر اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے اور ملتان میں تعینات ہونگے +

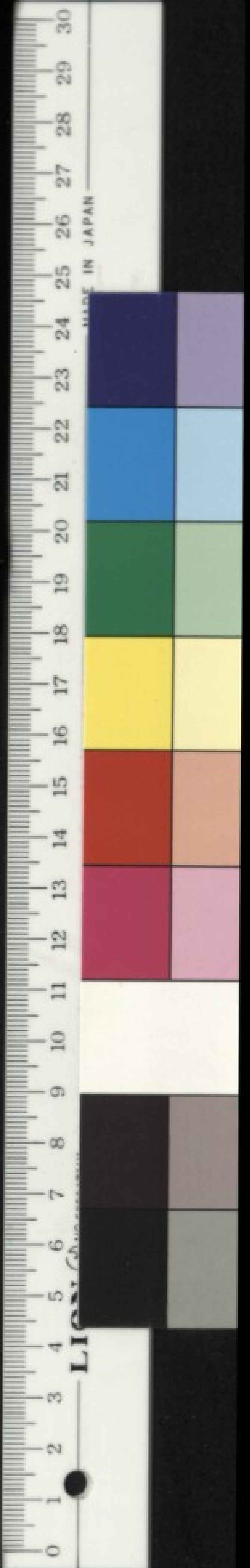
مسٹر ایس کلفرڈ صاحب جج عدالت مطالبہ خفیفہ لاہور کو ایک ماہ کی رعایتی رخصت اُس تاریخ سے عطا ہوئی جس تاریخ پر ایم جی لیوس صاحب اُنسے اُنکے عہدہ کا چارج لیں + مسٹر جے۔ اے اندرسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر کسولی کو اُس تاریخ سے ۱۰ یوم کی رخصت عطا ہوئی جس تاریخ سے وہ اُس سے مستفید ہو سکیں +

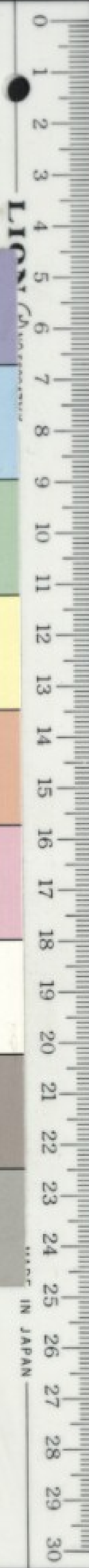
اخبار تار برقی

لنڈن۔ ۲۱ جنوری۔ کیپ کی خبر سے معلوم ہوا کہ زولو بغداد میں سیٹیوکا بڑی گرمجوشی سے استقبال ہوا +

سینٹ پیٹرز برگ۔ ۲۰ جنوری۔ شہنشاہ نے نوروز سال کو سپیچ کہی اُس سے معلوم ہوا کہ شہنشاہ جلد تر ماسکو میں تاج پہنینگے +

لنڈن۔ ۲۱ جنوری۔ لارڈ ہارٹنگٹن نے بمقام بلیک برن تقریر میں بیان کیا کہ مارکوئیس آف ریپن کی حکمت عملی معاملات افغانستان میں یہہ تھی کہ اگر افاغنہ سے مزاحمت نہ ہو تو وہ اُنکے لئے آزاد ہو جائینگے۔ مصر کی بابت لارڈ موصوف نے کہا کہ جب عمدہ گورنمنٹ قایم ہوگی ہم فوراً ملک کو فوج سے خالی کر دینگے اور کہا کہ انتظام مصر کی بابت جو تجویزیں برٹش گورنمنٹ نے کیں اکثر شاہوں نے اُنکو منظور کیا لیکن





پرنس حکمت عملی سے فرانس کو غلط فہمی ہی اور مجکو اُمید ہی کہ یہہ غلط فہمی رفع ہو جاویگی +

قاہرہ ۲۱ جنوری - فرانسیسی کانسل جنرل نے خدیو کی کارروائی پر جو کنٹرول کی موقوفی نسبت تھی اعتراض کیا ہی مگر الفاظ ملایم ہیں +

برلن - ۲۳ جنوری - شاہزادہ چارلیس پروش برادر شہنشاہ ولیم نے قضا کی +

پیرس - ۲۳ جنوری - ایک کمیٹی جلسہ ڈیپٹیوں میں سے منتخب ہوئی کہ اہالی خاندان شاہی فرانس کے مسودۂ قانون پر بحث کرے - کثرت رائے کمیٹی کی یہہ ہی کہ ان لوگوں کو ملک سے بدر کریں - فرانسیسی جلسۂ وزرا میں نفاق ہی عجب نہیں جو وزیر استعفا دیدیں - تمام فرانس میں ایسی پولیٹیکل پیچیدگی موجودہ کی نسبت بہت تشویش تھی +

قاہرہ ۲۳ جنوری - کرنیل ہکس اور کئی دیگر افسر سوڈان کو جاتے ہیں کہ کمانیر مصری فوج کو مشورہ دیں جو مہدی سے جنگ کر رہی ہی اسواسطے کہ مہدی کے پاس اب بھی بہت فوج ہی +

لنڈن ۲۴ جنوری - لارڈ چارلیس کاسل ٹون اور گیسٹو ووڈ نے قضا کی +

کلمبو ۲۴ جنوری - گورنر لانگڈن نے مصری جلاوطنوں سے کلمبو میں دوشنبہ کو ملاقات کی تاکہ بعد ملاقات سکرٹری اسٹنٹ سے رپوٹ کریں - عربی سے اُنہوں نے پوچھا کہ تم کچھ تمنا رکھتے ہو - عربی نے جواب دیا کہ میں سیلون میں رہنے سے بہت خوش ہوں کیونکہ یہہ ایسا خوشنما مقام ہی جسکی مجکو اُمید نہ تھی - میری راحت و آرام کے لئے جو فیاضانہ انتظام ہوا میں بہرطور اُس سے خورسند اور رضامند ہوں - ان سب نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ ہمارے فرزند گورنمنٹ کالج میں بورڈر ہوں اسلئے کہ بہ نسبت صرف دن کے پڑھنے کے شب و روز وہاں رہنے سے اُنکی تعلیم کامل ہوگی - گورنر نے اس انتظام کا وعدہ کیا ہی - مارس بھی ان تارک الوطنان کے ساتھ آئے تھے اور مصری گارڈ کے ملنے والوں نے دعوت کی - گورنر سیلون سے مئی میں روانہ ہو گئے بقین کامل ہی کہ بجائے اُنکے سر آرتھر گارڈن صاحب مقرر ہو گئے - سوشنگلیانی کو نشنس نے کام بند کر دیا اور خیرات پر بسر اوقات ہی - شمالی کوئینس لینڈ نے مسمی ڈانلڈ کمنری کا مکان ... سو جنگیوں نے گھیرا اور اُس مکان کو برچھیوں سے مار ڈالا

الگزنڈر اسٹورٹ نے سب سے پہلے ایک جلسہ وزرا قایم کیا اور سر ہنری پارکس کی جگہہ مقرر ہوئے +

رنگون ۲۴ جنوری - مسٹر پورٹر سپرنٹنڈنٹ پولیس پروم نے چوتھے شخص کو بھی بشبہہ شرکت قتل مسٹر اُوردن کے گرفتار کیا جس لڑکے نے سینٹ جان کالج میں اپنے ہم مکتب کے چھری ماری تھی اُسکو ایک سال کی سزائے قید ملی +

رنگون ۲۵ جنوری - دریافت ہوا کہ جن لوگوں نے اُوردن پر حملہ کیا اُن کو اُوردن کے ملازم لڑکے نے اطلاع دی تھی اُوردن نے اُس لڑکیکو روپیہ چرانے کی علت میں پولیس میں گرفتار کرا دیا تھا اب یہہ اُنکا حراست میں ہی - اسسٹنٹ کمشنر نے ساعت مقدمہ میں ۱۵ دن کی مہلت دی ہی - پونگ وے جس قاتل کو مسمات سنگی نے پہچانا تھا کہتا ہی کہ ہاں لوٹ میں مجھے حصہ ملا مگر اور شخص کو جو گرفتار ہوا ہی وہ خود گرانا چاہتا ہی وہ بیان کرتا ہی کہ میں نے نہیں بلکہ اُسنے مارا ہی مگر مسمات مذکور کہتی ہی کہ نہیں اسنے مارا ہی اس امر کی تصدیق میں اُوردن کی بندوق جہاں چھپا رکھی تھی بتادی اور پولیس کو یہہ بھی نشان دیا کہ فلاں جھاڑی سے اُسنے بانس کاٹکر لاٹھی بنائی اور اس سے اُوردن کو مارا - پولیس نے جب اُس لاٹھی کو جھاڑی سے ملایا تو دونوں کو ایک پایا +

قسطنطنیہ ۲۴ جنوری - گورنمنٹ ٹرکی لارڈ گرانول کی تجویز انتظام مصر پر اعتراض تیار کر رہی ہی اور یہہ کہا جاتا ہی کہ اس انتظام سے سلطان کی افسری پر اُس ملک میں فرق آتا ہی - غالباً فرانس اس اعتراض کی اعانت کریگا +

لنڈن ۲۵ جنوری - مسٹر ڈیوٹ - مسٹر کوئین مسٹر سیری سے عمدہ چال چلن کی بڑی ضمانت طلب ہوئی ہی اور اگر ضمانت نہ دے سکے تو ۲ ماہ کے لئے قید ہونگے +

مسٹر زبراین فرقہ نیشنل میں سے میں ہیلو کے ممبر مقرر ہوئے جو طلب وزرا کی طرف سے جو ممبر تھا شکست کہا گیا - نوجی جہاز جیناٹامی کس پورٹس موتھ میں داخل ہوا +

کیپ کی خبروں سے معلوم ہوا کہ سیٹیشیو او لونڈی میں داخل ہوئے سر آکلینڈ کالون مصری گورنمنٹ کے مالی مشیر مقرر ہوئے - لفٹنٹ جنرل ملٹن ہل نے قضا کی +

پیرس ۲۴ جنوری - شہنشاہ بیگم یوجینی فرقۂ بوناپارٹ کو متفق کرنے کے بعد لنڈن کو واپس گئیں +

پیرس ۲۵ جنوری - ڈپٹیوں کے چیمبر نے جو کمیٹی منتخب کی برغور کرنے کے لئے مقرر کی تھی جسکی رو سے تخت فرانس کے دعویدار انکو فرانس کی فوج سے خارج ہونا اور بدر کرنا لازم آتا تھا سفارش کرتی ہی کہ یہہ لوگ زر نقد دیکر ملک سے نکالدئے جائیں لیکن اس فیصلہ سے گورنمنٹ انکار کرتی ہی کیونکہ اعتدال سے زیادہ سخت ہی +

ویانا ۲۵ جنوری - ایم جیمبر کی بہت خاطر تواضع ہو رہی ہی +

لنڈن ۲۶ جنوری - کینس سے جو آخر میں خبریں آئیں اُنسے معلوم ہوا کہ مسٹر گلیڈ اسٹون کی قوت نرم بحال ہوتی جاتی ہی - مارشنس بورن اپنی صحت کی نازک حالت ہونیکی وجہہ سے کینڈا سے برسوڈالس آتے ہیں - اور پرنس آف ویلس حسب کینس کر گئے ہیں +

پیرس ۲۶ جنوری - پولیٹیکل نازک حالت بدستور ہی ایم ڈوکلارک کی علالت سے اور بھی پیچیدگی ہو رہی ہی +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۶ جنوری - فرقۂ نہلسٹ کے جوش کے تازہ ہونیکی پھر علامتیں ظاہر ہوئی ہیں اور چند آدمی گرفتار کئے گئے ہیں +

مسٹر مور صاحب اسسٹنٹ کنسرویٹر جنگلات پنجاب پور کی جو زکمی آبادی کے انتظام کی نگرانی کیواسطے تعینات کئے جاوینگے +

آئندہ کو رپورٹ مجموعی سالیانہ گورنمنٹ پنجاب اسٹریلیا میں گورنمنٹ بلوان کی خدمت میں بھی بھیجی جایا کریگی کیونکہ گورنمنٹ موصوف

جاتی ہے کہ رپورٹ ہائے مجموعی مختلف صوبجات ہندوستان کو اپنے کتب خانہ میں داخل کرے - کچھ عرصہ ہوا کہ ایک ملاح مسمی نورے نے اپنی جانکو خطرہ میں ڈالکر دو بچونکو دریائے سندھ سے ڈوبتے ہوئے بچایا تھا اُسکے صلہ میں پنجاب گورنمنٹ نے اُسے ایک سو روپیہ کا خلعت بطور انعام دینا منظور فرمایا ہے - ایسے شخص کی دلاوری کی نسبت رائل ہومین سوسائٹی کی بھی اطلاع دی گئی ہے یہہ مجلس ایسے لوگوں کو چاندی سونہ کا تمغہ وغیرہ عطا کرنے کی ہے جو اپنی جانکو خطرہ میں ڈالکر دوسرونکی جان کو بچاوے - امام خان محرر پولیس کوہاٹ کے بیوہ کیواسطے گورنمنٹ سے تاحین حیات یا تا ازدواج ثانی پنشن مقرر ہوئی ہے یہہ شخص پہرہ پر دو بدمعاشونکی گرفتاری کی کوشش کرتا ہوا مارا گیا تھا +

رسید زر

خباب بابو ہری چند صاحب از کلانگ — عـہ ۴ر
خباب پریم سنگھ صاحب از راولپنڈی - — عـہ ۴ر
خباب منشی محمد رمضان صاحب از پٹنہ - — عـہ ۴ر
خباب پادری گولک ناتھ صاحب از جالندھر — عـہ
خباب منشی امیر علی صاحب مشن سکول لاہور — عـہ ۴ر
خباب پادری جی - ایس برگن صاحب از انبالہ — عـہ ۴ر
خباب بابو جان ہڈسن صاحب از راولپنڈی - — عـہ
خباب بابو بوکمن صاحب از سہارنپور - — عـہ
خباب پادری کے - سی چٹرجی صاحب از ہوشیارپور - — ۴ر
خباب منشی رگھو ناتھ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ از کشن گڈہ — ے
خباب بابو بہار لعل صاحب از سہارنپور - — ے
خباب شہزادہ غلام حیدر صاحب از لودیانہ - — ۸ر
خباب پادری عبد اللہ صاحب از گھوڑا والہ - — عـہ ۴ر
خباب مسٹر بچال سنگھ کلارک پولیس بڈگانوں ضلع سہارنپور - — ۸ر
خباب منشی سردار حاکم صاحب ضلع امرتسر - — ۸ر
خباب مسٹر ہاسٹن صاحب از جودھپور - — عـہ ۴ر
خباب لالہ شبد یال سنگھ صاحب از کرنال - — عـہ ۱ر
خباب منشی امام الدین صاحب از سیالکوٹ - — ۱۲ر
خباب انونت صاحب از بہلی - — عـہ ۴ر
خباب منشی نجم الدین صاحب از ڈیرہ غازیخان - — عـہ ۴ر
خباب ماسٹر ہنری صاحب از کوٹ گڈہ - — عـہ
خباب مولوی حسام الدین صاحب از بمبئی گرگام - — ۹ر
خباب منشی ناصر علیصاحب - — عـہ ۴ر
شاہزادہ بیگم صاحبہ از لودیانہ — عـہ ۲ر
خباب منشی شیر سنگھ منصف دوسوہہ - — عـہ ۱ر
خباب بابو ہر پرشاد صاحب از فتح گڈہ - — عـہ ۴ر
خباب مسٹر پاول صاحب از سہارنپور - — عـہ ۴ر
خباب پادری ہاپ نر صاحب از روڑکی - — عـہ ۴ر
خباب منشی سلطان احمد صاحب از پریچہ - — ے
خباب میر خادم علی صاحب از جیکب آباد سندھ - — عـہ ۲ر
خباب پادری عماد الدین صاحب از امرتسر — ے
خباب بابو پطرس صاحب از امرتسر — عـہ
خباب بابو فتح محمد صاحب از فیروزپور - — عـہ ۲ر

لودیانہ

بارش نے تمام ضلع کو نہال کر دیا ہے اور یہہ بارشیں جو متواتر ہوئی ہیں انسے زراعت کو بہت ہی فایدہ پہونچا ہے + سنیچر کی شام کو بوقت ۹ بجے تالاب والے بازار میں بجلی گری مگر خیریت گذری کچھ نقصان نہیں ہوا ہے +

جو جلسہ خباب سردار علی محمد خانصاحب رئیس جھجر کی کوٹھی میں ہوا تھا اور اہل اسلام کی تجاویز متعلقہ لوکل سلف گورنمنٹ مکمل ہوکر ہفتہ گذشتہ کے اخبار نور افشاں میں درج ہوئی تھیں اُسپر پھر اہل ہنود نے ایک جلسہ اتوار کے روز خباب سردار عطر سنگھ صاحب بہادر رئیس بھدوڑ کی حویلی میں کیا اور اہل ہنود نے اہل اسلام کو بھی بلایا - سنا جاتا ہے کہ اہل ہنود کا ایسا ارادہ مخفی تھا کہ ہمارے ممبر لوکل سلف گورنمنٹ میں زیادہ مقرر ہوں اسپر اہل اسلام نے جلسہ مذکور میں بڑا اصرار کیا اور کہا کہ ہماری آبادی تم سے دو چند ہے - اور خباب سردار علی محمد خانصاحب اور خباب خواجہ احسن شاہ صاحب انریری مجسٹریٹ و خباب مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودیانہ نے اہل اسلام کی طرف سے صاف صاف بیان کر دیا کہ ہم خوش ہیں کہ اگر اہل اسلام اور اہل ہنود کے ممبر مساوی مقرر کئے جاویں اور منجملہ انکے ایک عیسائی بھی ہو چنانچہ اس تجویز کو خباب سردار عطر سنگھ صاحب بہادر نے اہل ہنود کی طرف سے منظور کیا اور طرفین سے ایک کاغذ پر جسپر تجاویز درج تھیں دستخط کئے گئے +

پیر کے روز پریڈ پولیس میں ایک بڑا بھاری جلسہ بنجاب خباب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر درباب لوکل سلف گورنمنٹ منعقد ہوا اس جلسہ میں قریب ۵ ہزار آدمیوں کے موجود تھے - کیونکہ بیرونجات کے تمام سرداران و رئیسان و نمبرداران و صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی ہائے و ممبران ڈسٹرکٹ کمیٹی و صاحبان شہزادگان وغیرہ اور میر محلہ ہائے بھی موجود تھے - بعض بعض صاحبان نے اپنی اپنی تحریری رائیں لکھکر پیش کیں اور جتلایا کہ اس حیثیت کے ممبر مقرر ہوں اور اس حیثیت کے مقرر کرنیوالے ووٹ دینیوالے ہوں کچھ حالات دیہات کے طریقہ تقرری وغیرہ شاہ محمد نمبردار کا سا آباد سے بھی جلسہ میں دریافت کئے گئے - قریب دو گھنٹہ تک جلسہ رہا اور پھر حکم ہوا کہ ۱۵ فروری سنہ ۸۲ کو ایک جلسہ پھر منعقد ہوگا کہ جسقدر رائیں گذری ہیں اُس عرصہ میں اُسپر غور کیا جاوے اور جس کیکو اپنی رائے داخل کرنی ہو وہ ۱۵ فروری سنہ ۸۲ تک داخل کرے +

خباب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ریاست مالیر کوٹلہ سے آکر ریلوے اسٹیشن پر تشریف فرما ہوئے اور رات ہی کو جالندھر تشریف لیگئے جیسا کہ پیشتر لکھا گیا تھا کہ یہاں ایک روز قیام ہوگا سو نہ ہوا +

سردی ہفتہ حال میں کثرت سے پڑتی رہی مگر دو دن سے مطلع صاف رہا ہے



